81692-کیا کسی صحابی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خون پیا تھا؟

سوال

کیا یہ صحیح ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگی لگوائی تھی تو ایک صحابی نے خون پی لیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تیرے اندر نبوت سرایت کر گئی ہے"؟

ایک طالبہ نے خون کے نجس ہونے اور خون پینے کی حرمت کے متعلق حدیث بیان کی ہے.

پسندیدہ جواب

اول:

دم مسفوح (بہنے والا خون) حرام اور نجس اشیاء میں سے ہے، اس کے متعلق کتاب وسنت اور اجماع سے دلائل ملتے ہیں.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

{کہہ دیجیے میری طرف جو احکام وحی کیے گئے ہیں میں تو اس میں کسی بھی کھانے والے پر کوئی چیز حرام نہیں پاتا جو اسے کھائے، مگر یہ کہ وہ مردار ہو یا بہتا ہوا خون، یا خنزیر کا گوشت، کیونکہ وہ بالکل ناپاک اور نجس ہے، یا وہ فسق ہے جسے غیر اللہ کے لیے نامزد کیا گیا ہو، پھر وہ شخص جو مجبور ہو جائے بشرطیکہ نہ تو وہ طالب لذت ہو اور نہ ہی حد سے تجاوز کرنے والا ہو تو واقعی آپ کا رب بخشنے والا رحم کرنے والا ہے}.الانعام (145).

امام طبری رحمہ اللہ تعالی "جامع البیان" میں رقمطراز ہیں:

الرجس: نجس اور بدبودار کو کہتے ہیں. انتہی

دیکھیں: جامع البیان (53/8).

سنت نبویہ کی دلیل میں ایک دلیل درج ذیل حدیث ہے:

اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ: ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی ہم عورتوں میں سے کسی ایک کے لباس کو حیض کا خون لگ جائے تو وہ کیا کرے؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اسے کھرچ کر پانی کے ساتھ مل کر دھولے اور پھر اس میں نماز ادا کر لے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (227) صحیح مسلم حدیث نمبر (291).

امام بخاری رحمہ اللہ اس حدیث پر باب باندھتے ہوئے کہتے ہیں : خون دھونے کے متعلقہ باب، اور امام نووی رحمہ اللہ نے اس پر باب کچھ اسطرح باندھا ہے : خون کے نجس ہونے اور اسے دھونے کی کیفیت کے متعلق باب.

اجماع کی دلیل :

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"مسلمانوں کے اجماع کے مطابق خون نجس اور ناپاک ہے" انتہی.

امام قرطبی نے بھی اسے اپنی تفسیر میں اور بدایۃ المجتھد میں ابن رشد نے بھی ذکر کیا ہے.

دیکھیں : تفسیر قرطبی (210/2) بدایۃ المجتھد (79/1).

دوم :

بعض احادیث میں ذکر ملتا ہے کہ کچھ صحابہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خون پیا تھا، اور بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس پر کچھ نہیں کہا، اور بعض احادیث میں یہ ذکر ملتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اس فعل کا انکار کرتے ہوئے ایسا نہ کرنے کا کہا تھا، لیکن جو الفاظ سوال میں بیان کیے گئے ہیں "تیرے اندر نبوت سرایت کرگئی ہے" مجھے تو کسی بھی روایت میں نہیں ملے.

ذیل میں ہم یہ احادیث اور ان کا حکم بیان کرتے ہیں :

1- عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنگی لگائی جا رہی تھی، جب وہ سنگی لگوانے سے فارغ ہوئے تو فرمایا :

جاؤ جا کر اس خون کو بہا دو تا کہ اسے کوئی بھی نہ دیکھ سکے، جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دور ہوئے تو انہوں نے خون پی لیا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : عبداللہ تو نے کیا کیا؟

وہ کہنے لگے : میں اسے اس جگہ چھپایا ہے جس کے متعلق میرا خیال ہے کہ وہاں سے لوگ دیکھ ہی نہیں سکتے.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : لگتا ہے تم خون پی گئے ہو.

وہ کہنے لگے : جی ہاں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تم نے خون کیوں پیا؟! تیری طرف سے لوگوں کو ویل اور ہلاکت اور لوگوں کی طرف سے تیرے لیے ہلاکت اور ویل ہے "

اسے ابن عاصم نے الاحاد والمثانی (414/1) اور مسند بزار (169/6) مستدرک حاکم (638/3) اور البیھقی نے سنن الکبری (67/7) میں لیکن بیھقی کے الفاظ یہ ہیں :

"اس سے جو تیری امت تجھ سے پائے گی"

اور ابن عساکر نے تاریخ دمشق (163/28) میں سب نے ہی ھنید بن القاسم نے عامر بن عبد اللہ بن الزبیر عن ابیہ سے روایت کیا ہے.

ھنید بن قاسم کا ترجمہ تاریخ کبیر (249/8) اور الجرح والتعدیل (121/9) مذکور ہے جس میں نہ تو کوئی جرح کی گئی اور نہ ہی تعدیل بیان ہوئی ہے، اور ابن حبان نے الثقات (5/ 515) میں ذکر کیا ہے، اور اس سے موسی بن اسماعیل کے علاوہ کسی اور نے روایت نہیں کی.

تو اس طرح کا راوی مجہول لوگوں میں شمار کیا جاتا ہے، لیکن اگر اس کی متابعت ہو یا کوئی اس کا شاہد مل جائے تو اسے تقویت مل جائیگی بعض اہل علم سے اس کی توثیق اور حدیث قبول کرنے کا ذکر بھی ملتا ہے.

حافظ ابن حجر نے "التلخیص الحبیر" میں کہا ہے :

"اور اس کی سند میں ھنید بن قاسم ہے جو لا باس بہ ہے، لیکن علم میں وہ مشہور نہیں ہے" انتہی.

دیکھیں : التلخیص الحبیر (30/1).

اور امام ذہبی رحمہ اللہ "سیر اعلام النبلاء" لکھتے ہیں :

"ھنید بن قاسم کے متعلق مجھے کسی جرح کا علم نہیں" انتہی.

دیکھیں : سیر اعلام النبلاء (366/3).

اس حدیث کے اور بھی کئی ایک طریق ہیں، جیسے دار قطنی (228/1) اور ابن عساکر نے تاریخ دمشق (162/28) میں درج ذیل طریق سے روایت کیا ہے :

محمد بن حمید ثنا علی بن مجاھد ثنا رباح النوبی ابو محمد مولی آل الزبیر عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا :

اسماء رضی اللہ تعالی عنہا نے حجاج کے سامنے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالی عنہ کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خون پینے والا قصہ بیان کیا اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی ہے : آگ نہیں چھوئے گی"

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی "التلخیص الحبیر میں کہتے ہیں :

"اور اس میں علی بن مجاھد ہے جو کہ ضعیف ہے" انتہی.

دیکھیں : التلخیص الحبیر (31/1).

اور یہ علی بن مجاھد کابلی ہے، اسے یحی بن ضریس اور یحی بن معین نے جھوٹا کہا ہے، جیسا کہ میزان الاعتدال میں مذکور ہے.

اور تقریب التھذیب میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس کے متعلق کہتے ہیں :

متروک من التاسعۃ، یہ متروک ہے اور نویں درجہ سے ہے، اور امام احمد رحمہ اللہ کے شیوخ میں اس سے زیادہ ضعیف شخص کوئی اور نہیں ہے"

اوراس روایت میں رباح النوبی بھی ہے جس کے متعلق حافظ ابن حجر کہتے ہیں :

بعض نے اسے لین کہا ہے اور یہ علم ہی نہیں یہ شخص کون ہے "

دیکھیں : لسان المیزان (443/2).

اور عظیم آبادی نے بھی المغنی کی تعلیق میں یہی دونوں علتیں بیان کرتے ہوئے کہا ہے :

قولہ : علی بن مجاھد حدثنا رباح النوبی، یہ دونوں ضعیف ہیں اور قابل حجت نہیں.

دیکھیں : التعلیق المغنی (425/1).

اور طریق میں محمد بن حمید الرازی بھی ضعیف راوی ہے جیسا کہ تقریب التھذیب وغیرہ میں ہے.

جیسا کہ اسے جزء الغطریق میں روایت کیا گیا ہے اسی طرح ابن حجر نے الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ (93/4) اور التلخیص الحبیر (32/1) میں کہا ہے، اور اسی طریق سے ابن عساکر نے تاریخ دمشق (162/28) میں روایت کیا ہے.

عن ابی خلیفۃ الفضل بن الحباب نا عبد الرحمن بن المبارک نا سعد ابو عاصم مولی سلیمان بن علی عن کیسان مولی عبد اللہ بن الزبیر قال اخبرنی سلمان الفارسی :

اور انہوں نے یہ قصہ بیان کیا اور اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالی عنہ کو "لا تمسک النار الا قسم الیمین" کے الفاظ بھی ہیں.

توان مجموعی روایات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالی عنہ کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خون پینے والے واقعہ کی کچھ نہ کچھ تو اصل ہے.

واللہ تعالی اعلم.

2-رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام سفینۃ :

عن بریہ بن عمر بن سفینۃ عن ابیہ عن جدہ کی سند سے روایت ہے :

بریہ بن عمر بن سفینہ اپنے باپ اور دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگی لگوائی پھر مجھے کہنے لگے : یہ خون لے جاؤ اور جانوروں اور پرندوں سے بچا کر اسے دفنا دو، یا یہ فرمایا کہ لوگوں اور جانوروں سے، بچا کر اسے دفنا دو، وہ کہتے ہیں تو میں نے ان سے چھپ کر خون پی لیا، راوی کہتے ہیں : پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا تو میں نے انہیں بتایا کہ میں نے خون پی لیا ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرانے لگے "

اسے امام بخاری نے تاریخ الکبیر (209/4) اور ابن عدی نے الکامل (64/2) اور امام بیھقی نے سنن الکبری (67/7) اور طبرانی میں المعجم الکبیر (81/7) میں روایت کیا ہے.

ان سب نے ابن ابی فدیک عن بریہ بن عمر بن سفینۃ عن ابیہ عن جدہ کے طریق سے ہی روایت کیا ہے، اس کے متعلق ابن کثیر رحمہ اللہ "الفصول فی السیرۃ" میں کہتے ہیں :

"بریہ جس کا نام ابراہیم ہے کی بنا پر یہ حدیث ضعیف ہے، کیونکہ ابراہیم بہت ہی زیادہ ضعیف راوی ہے" انتہی.

دیکھیں : الفصول فی السیرۃ (300).

شیخ البانی رحمہ اللہ تعالی السلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ میں لکھتے ہیں :

یہ سند دو علتوں کی بنا پر ضعیف ہے :

پہلی علت :

عمر بن سفینۃ کے متعلق امام ذہبی میزان الاعتدال میں کہتے ہیں : لایعرف، اسے کوئی پہچانتا ہی نہیں، اور ابوزرعۃ نے اسے صدوق کہا ہے، اور امام بخاری نے کہا ہے اس کی سند مجھول ہے۔

اور امام عقیلی نے اسے الضعفاء میں ذکر کیا اور کہا ہے :

حدیث غیر محفوظ ولایعرف الابہ"

دیکھیں : الضعفاء للعقیلی (282).

دوسری علت :

اس کا بیٹا بُریہ تصغیر کے ساتھ اس کا نام ابراہیم ہے اسے بھی امام عقیلی نے الضعفاء میں ذکر کیا اور کہا ہے : اس کی حدیث پر متابعت نہیں کی جاتی.

دیکھیں : الضعفاء للعقیلی (61).

اور ابن عدی "الکامل (64/2) میں لکھتے ہیں :

"میں نے جو ذکر کی ہیں اس کے علاوہ بھی اس کی کچھ احادیث ہیں، مجھے تو اس کے متعلق کلام کرنے والوں کی کوئی کلام نہیں ملی، اور اس کی احادیث کی ثقات پر متابعت نہیں، مجھے امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں"

اور المیزان میں امام ذہبی کہتے ہیں :

اسے دارقطنی نے ضعیف قرار دیا ہے، اور ابن حبان کہتے ہیں : یہ قابل حجت نہیں، اور ان کا یہ بھی کہنا ہے : بُریہ اپنے باپ سے منکر احادیث بیان کرنے میں متفرد ہے.

اس حدیث کو عبدالحق الاشبیلی نے "الاحکام" میں ضعیف قرار دیا ہے، اور التلخیص میں حافظ ابن حجر اس پر خاموش رہے ہیں تو انہوں نے اچھا نہیں کیا"

علامہ البانی کی کلام ختم ہوئی.

دیکھیں : السلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ حدیث نمبر (1074).

3- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حجام سالم ابوھند :

حافظ ابن حجر کہتے ہیں :

"اسے ابو نعیم نے معرفۃ الصحابہ میں سالم ابی هندا الحجام سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں :

میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنگی لگائی اور جب فارغ ہوا تو اسے پی لیا، تو میں نے عرض کیا : اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نے تو اسے پی لیا ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

"سالم تیرے لیے افسوس ہے، کیا تجھے علم نہیں کہ خون حرام ہے آئندہ ایسا نہ کرنا"

اس کی سند میں ابو الجحاف ہے جس کے متعلق جرح کی گئی ہے " انتہی.

دیکھیں : التلخیص الحبیر (30/1).

4-کسی قریشی شخص کا غلام :

نافع ابو هرمز عطاء سے بیان کرتے ہیں وہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک قریشی شخص کے غلام نے سنگی لگائی اور جب سنگی سے فارغ ہوا تو اس نے خون لیا اور دیوار کے پیچھے جا کر دائیں بائیں دیکھا تو اسے کوئی نظر نہ آیا تو اس نے خون پی لیا پھر واپس آیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے چہرے کو دیکھا اور فرمانے لگے : تیرے لیے افسوس ہے تو نے خون کا کیا کیا ؟

تو میں نے عرض کیا : میں نے اسے دیوار کے پیچھے جا کر غائب کر دیا ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : تم نے اسے کہاں غائب کیا ہے ؟

میں نے عرض کیا : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نے آپ کا خون زمین پر بہانا پسند نہیں کیا، اس لیے وہ میرے پیٹ میں ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : جاؤ تم نے اپنے آپ کو جہنم سے محفوظ کر لیا ہے.

ابن حبان نے کتاب المجروحین میں نافع ابی هرمز کے ترجمہ میں اسے ذکر کیا اور کہا ہے : عطاء نے اس سے موضوع نسخہ روایت کیا ہے، اور اس میں سے یہ حدیث بھی ذکر کی ہے.

دیکھیں : کتاب المجروحین ابن حبان (59/3).

5-ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ کے والد مالک بن سنان رضی اللہ عنہ.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ "التلخیص الحبیر" میں کہتے ہیں :

اس باب میں ایک مرسل حدیث ملتی ہے جسے سعید بن منصور (221/2) نے عمر بن سائب کی طریق سے روایت کیا ہے کہ :

جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہوئے تو ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ کے والد مالک نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زخم چوسا حتی کہ وہ صاف ہو کر سفید ہو گیا، تو انہیں کہا گیا اس کی کلی کر دو تو وہ کہنے لگے : اللہ کی قسم میں کبھی بھی اس کی کلی نہیں کروں گا، پھر واپس پلٹ کر لڑنے لگے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

جو شخص کسی جنتی شخص کو دیکھنا چاہتا ہے تو وہ اس شخص کو دیکھ لے، تو یہ شہید ہو گئے " انتہی

دیکھیں : التلخیص الحبیر (31/1).

خلاصہ یہ ہے کہ :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خون پینے کے متعلق جو کچھ ملتا ہے اس میں صحیح ترین عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خون نوش کرنا ہے، اور اس کی سند پر بھی کلام کی جا چکی ہے، لیکن اس کے علاوہ کوئی اور روایت صحیح ثابت نہیں.

سوم :

یہاں ایک مسئلہ پیش آتا ہے کہ خون نجس ہونے اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالی کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خون نوش کرنے کے درمیان موافقت اور تطبیق کیسے ہوگی ؟

علماء کہتے ہیں : یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات میں شامل ہوتا ہے. جس کے حکم میں صرف وہی منفرد ہیں امت شامل نہیں، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات بہت سی ہیں جنہیں علماء کرام نے کئی جلدوں میں جمع کیا ہے مثلا : امام سیوطی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "الخصائص الکبری" میں، اور بعض علماء کرام نے تو عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالی عنہ کے قصہ پر اعتماد کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خون شریف طاہر اور پاک ہے.

دیکھیں : الشفا (55/1) اور المغنی المحتاج (233/1) اور تبیین الحقائق (51/4) اگرچہ المجموع (288/1) میں جمہور شافعی حضرات سے یہ منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خون بھی باقی سب خون کی طرح نجس ہے.

واللہ اعلم.